اعلیحضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں پر کتاب مستطاب

حیاتِ اعلیحضرت

تالیف لطیف

ملک العلماء مولانا ظفر الدین قادری رضوی

ترتیب و تہذیب

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مکتبہ نبویہ

گنج بخش روڈ ۔ لاہور

اعلیحضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں پر کتاب مستطاب

حیاتِ اعلیحضرت

— تالیف لطیف —

ملک العلماء مولانا ظفر الدین قادری رضوی

— ترتیب و تہذیب —

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مکتبہ نبویہ ◎ گنج بخش روڈ ◎ لاہور

......☆☆☆......

نام کتاب	———	حیاتِ اعلیٰ حضرت
نام مؤلف	———	ملک العلماء محمد ظفر الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ
موضوع کتاب	———	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی زندگی کے حالات
سال تصنیف	———	۱۹۳۸ء
سال طباعت جلد اول	———	۱۹۶۰ء
سال طباعت مکمل	———	۲۰۰۳ء
مقدمہ	———	ڈاکٹر مختار الدین احمد علی گڑھ (انڈیا)
ترتیب نو وتہذیب تازہ	———	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم۔اے
تالیف سے طباعت تک	———	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم۔اے
حروف چینی	———	محمد عالم مختار حق
کمپوزنگ	———	عزیز کمپوزنگ سنٹر دربار مارکیٹ لاہور 7236056
صفحات	———	۱۰۸۰
ناشر	———	مکتبہ نبویہ۔ گنج بخش روڈ لاہور
تقسیم کار	———	مکتبہ نبویہ، مرکزی مجلسِ رضا لاہور
قیمت اعلیٰ ایڈیشن	———	۵۰۰ روپے
کوڈ نمبر	———	2M63

ملنے کے پتے

☆ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا جاپان مینشن ریگل چوک کراچی

☆ افکارِ رضا ۱۶۷ ڈم ٹم کر روڈ بمبئی (انڈیا)

☆ اجمیری بک ڈپو ۱۶۷ ڈم ٹم کر روڈ بمبئی (انڈیا)

☆ ماہنامہ ''کنز الایمان'' ٹیا محل شاہ جہانی مسجد دہلی (انڈیا)

مرکزی مجلس رضا کے اراکین اور جہان رضا کے معاونین نصف ہدیہ ادا کریں گے

اگر تم اسے قتل کر دیتے تو امت پر سے بڑا فتنہ اٹھ جاتا۔ یہ تھا وہابیہ کا باپ جس کی ظاہری و معنوی نسل آج دنیا کو گندہ کر رہی ہے۔ اس نے مجلس اقدس کے کنارے کھڑے ہو کر ایک نگاہ سب پر کی اور دل میں یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ مجھ جیسا ان میں ایک بھی نہیں۔

یہ غرور تھا اس خبیث کو اپنے نماز و تقدس پر اور نہ جانا کہ نماز ہو یا کوئی عمل صالح ہو اس سرکار کی غلامی و بندگی کی فرع ہے۔ جب تک ان کا غلام نہ ہو لے کوئی بندگی کام نہیں دے سکتی۔ ولہٰذا قرآن عظیم میں انکی تعظیم کو اپنی عبادت سے مقدم رکھا کہ فرمایا لتؤمنوا باللّٰہ ورسولہ وتعزروہ و توقروہ وتسجوہ بکرۃ واصیلاo تاکہ تم ایمان لاؤ اللہ و رسول پر اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔ یعنی نماز پڑھو تو سب میں مقدم ایمان ہے کہ بے اس کے تعظیم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقبول نہیں۔ اس کے بعد تعظیم رسول ہے کہ بے اس کے نماز اور کوئی عبادت مقبول نہیں۔ یوں عبداللہ تمام جہان ہے مگر سچا عبداللہ وہ ہے جو عبدالمصطفیٰ ہے ورنہ عبدالشیطان ہے۔ والعیاذ باللّٰہ تعالیٰ

مجاہدہ کیا ہے؟

ملفوظات حصہ اول میں ہے کہ ایک صاحب نے دریافت کیا بزرگوں نے جو فرمایا ہے کہ مجاہدہ کیلئے کم از کم ۸۰ برس درکار ہوتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اسی برس کی عمر سے مجاہدہ کرے یا اسی برس مجاہدہ کرے۔ حضور نے ارشاد فرمایا مقصود یہ ہے کہ جس طرح اس عالم میں مسبات کو اسباب سے مربوط فرمایا گیا ہے اسی طریقہ پر اگر چھوڑ دیں اور جذب عنایت ربانی بعید کو قریب نہ کرے تو اس راہ کے قطع کو اسی برس درکار ہیں اور رحمت توجہ فرمائے تو ایک آن میں نصرانی سے ابدال کر دیا جاتا ہے۔ اور صدق نیت کے ساتھ یہ مجاہدہ ہو تو امداد الٰہی ضرور کارفرما ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا (وہ جو ہماری راہ میں مجاہدہ کریں ہم ضرور انہیں اپنے رستے دکھا دیں گے)۔

وحدۃ الوجود پر ایک گفتگو:

کسی نے وحدۃ الوجود کے معنی دریافت کئے۔ ارشاد ہوا وجود ہستی بالذات واجب تعالیٰ کیلئے ہے اس کے سوا جتنے موجودات ہیں سب اسی کے ظل اور پرتو ہیں۔ تو حقیقۃ وجود

ایک ہی کیلئے ٹھہرا۔ اس پر عرض کیا کہ اس کا سمجھنا تو دشوار نہیں پھر یہ مسئلہ اس قدر مشکل کیوں مشہور ہے۔ ارشاد ہوا اس میں غور و تامل یا موجب حیرت ہے یا باعث ضلالت۔ اگر اس کی تھوڑی بھی تفصیل کروں تو کچھ سمجھ میں نہ آئے گا۔ بلکہ اوہام کثیرہ پیدا ہو جائیں کے اس کے بعد کچھ مثالیں بیان فرمائیں ان میں سے ایک یاد رہی مثلاً روشنی بالذات آفتاب اور چراغ میں ہے۔ زمین و مکان اپنی ذات میں بے نور ہیں مگر بالعرض آفتاب کی وجہ سے تمام دنیا منور اور چراغ سے سارا گھر روشن ہوتا ہے' ان کی روشنی انہیں کی روشنی ہے۔ ان کی روشنی ان سے اٹھائی جائے وہ ابھی تاریک محض رہ جائیں۔ اس پر عرض کیا یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ ہر جگہ صاحب مرتبہ کو اللہ ہی اللہ نظر آتا ہے۔ تو ارشاد فرمایا اس کی مثال یوں سمجھئے کہ جو شخص آئینہ خانہ میں جائے وہ ہر طرح اپنے آپ ہی کو دیکھے گا۔ اس لئے کہ یہی اصل ہے اور جتنی صورتیں ہیں سب اسی کی ظل ہیں' مگر یہ صورتیں اس کی صفات ذات کے ساتھ متصف نہ ہوں گی یعنی سننے والی دیکھنے والی وغیرہ وغیرہ نہ ہوں گی۔ اس لئے کہ یہ صورتیں صرف اس کی سطح ظاہری کی ظل ہیں' ذات کی نہیں۔ اور سمع و بصر ذات کی صفتیں ہیں سطح ظاہر کی نہیں۔ لہٰذا جو اثر ذات کا ہے وہ ان ظلال میں پیدا نہ ہوگا بخلاف حضرت انسان کے کہ یہ ظل ذات باری تعالیٰ ہے لہٰذا ظلال صفات سے بھی حسب استعداد بہرہ ور ہے۔

اس پر چھوٹے صاحبزادے حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خاں صاحب نے عرض کیا کہ حضور یہ اب بھی سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ ہر جگہ خدا کیونکر دیکھتے ہیں اگر ان ظلال وعکوس کو کہا جائے تو یہ اتحاد ہے وحدت نہیں۔ اور اگر یہ ظلال وعکوس کو نہیں دیکھتے ایک اللہ کا جلوہ نظر آتا ہے تو یہ خود بھی ایک ظل ہیں تو یہ بھی معدوم ہوئے تو نہ ناظر رہا۔ نہ نظر پھر اللہ کو دیکھنے کے کیا معنی وہ اس سے پاک ہے کہ کسی کی نظر اسے احاطہ کرے۔ قیامت میں ہم مسلمان ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے فیض یاب ہوں گے مگر یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ رویت کیونکر ہوگی۔ ارشاد ہوا ظلال وعکوس مرأت ملاحظہ ہیں۔ مرأت کا مرئی سے متحد ہونا کیا ضرور علم بالوجہ میں وجہ مرأت ملاحظہ ہوتی ہے' حالانکہ ذوالوجہ سے متحد نہیں بلاشبہہ آئینہ میں جو اپنی صورت دیکھتے ہو کیا اس میں کوئی صورت ہے نہیں بلکہ شعاع بصری آئینہ پر پڑ کر واپس آتی ہے اور اس رجوع میں اپنے آپ کو دیکھتی ہے لہٰذا دنی جانب بائیں اور

بائیں جانب ذہنی معلوم ہوتی ہے تو آئینہ تمہارا عین نہیں مگر دکھایا: اس نے تمہیں کو ظلال اپنی ذات معلوم میں کہ کسی کی ذات مقتضی وجود نہیں کل شئ ھالک الا وجھہ مگر وجود عطائی سے ضرور موجود ہیں۔ اسلام کا عقیدہ ہے کہ حقائق الاشیاء ثانیہ نظر سے ساقط ہونا واقع سے عدم نہیں کہ نہ ناظر رہے نہ نظر۔ فی الواقع اس مشاہدہ میں خود اپنی ذات بھی اس کی نگاہ میں نہیں ہوتی۔ اہل سنت کا ایمان ہے کہ قیامت و جنت میں مسلمانوں کو دیدار الٰہی بے کیف و بے جہت و بے محاذات ہوگا۔ قال اللّٰہ تعالیٰ وجوہ یومئذ ناظرۃ الیٰ ربھا ناظرہ (کچھ منہ تر و تازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے ہوئے)۔ کفار کے حق میں فرماتا ہے کلا انھم عن ربھم یومئذ لمحجوبون (بیشک وہ اس دن اپنے رب سے حجاب میں رہیں گے) یہ کافروں پر عذاب بیان فرمایا گیا تو ضرور مسلمان اس سے محفوظ ہیں۔ پھر احاطہ مرئی نہیں چاہتی آیۂ کریمہ لاتدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار کا یہی مفاد ہے کہ وہ ابصار و جملہ اشیاء کا محیط ہے' اسے بصر اور کوئی شی محیط نہیں فلک وغیرہ کی مثالیں اس بیان کو ہیں کہ بصر کو احاطہ لازم نہیں نہ یہ کہ وہاں بھی عدم احاطہ معاذ اللہ اسی طرح کا ہے۔ وہاں بمعنی عدم ادراک حقیقت وکنہ ہے رہا یہ کہ رویت کیونکر یہ کیف سے سوال ہے۔ وہ اس کی رویت کیف سے بالاتر ہے پھر کیونکر کو کیا دخل

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیلئے درود شریف:

ملفوظات حصہ اول میں ہے کسی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت شریفہ حاصل ہونے کا طریقہ دریافت کیا۔ ارشاد ہوا درود شریف کی کثرت شب میں اور سوتے وقت کے علاوہ ہر وقت تکثیر رکھے۔ بالخصوص اس درود شریف کو بعد عشا سو بار یا جتنی بار پڑھ سکے پڑھے:

اللھم صلّ علیٰ سیدنا محمد کما امرتنا ان نصلی علیہ. اللھم صلّ علی سیدنا محمد کما ھو اھلہ. اللھم صلّ علی سیدنا محمد کما تحبّ وترضی لہ اللھم صلّ علی روح سیدنا محمد فی الارواح اللھم صلّ علی جسد سیدنا محمد فی الاجساد اللھم صلّ علی قبر سیدنا